58

أربعون حديثا في أحكام الجنازة ومسائلها

قال رسول الله ﷺ: نضّر الله امرأ سمع منا شيئا فبلّغه كما سمعه

اربعین

احکام و مسائل جنازہ

تالیف: ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

www.KitaboSunnat.com

ترتیب، تخریج و اضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

قال رسول اللہ ﷺ:

نَضَّرَ اللهُ اِمرأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

58

سلسلة اربعينات الحديث النبوي

أربعون حديثا

فِي الْأَحْكَامِ وَمَسَائِلِ الْجَنَائِزِ

اربعین

احکام و مسائل جنازہ

تالیف:

ابو حمزہ عبد الخالق صدیقی

ترتیب، تخریج و اضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز۔ لاہور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق **انصار السنة پبلیکیشنز** (رجسٹرڈ) محفوظ ہیں

نام کتاب: اربعین احکام ومسائل جنازہ

تألیف: ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: 042-37357587

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217

TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511

E-Mail: darussalamny@hotmail.com

Web Site: www.darussalamny.com

Email:akmian311@gmail.com

Web Site: www.assunnah.live

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

- تقریظ 5
- انبیاء علیہم السلام جہاں وصال کریں وہیں دفن کیے جائیں 14
- بغلی قبر سیدھی قبر سے افضل ہے 15
- میت کو قبر کے قدموں کی جانب سے داخل کیا جائے 16
- غیر عورت کو قبر میں کیسا مرد اُتارے؟ 16
- قبر پر پانی چھڑکنے کا حکم 17
- قبر کو ایک بالشت سے زیادہ بلند نہ کیا جائے 17
- تدفین کے بعد میت کے لیے استغفار اور ثابت قدمی کی دعا 18
- قبر پر پتھر یا اس کی مثل کوئی نشانی رکھی جاسکتی ہے 18
- میت کو کسی شرعی عذر کی بناء پر قبر سے نکالا جاسکتا ہے 19
- تعزیت کرنا مشروع ہے 20
- تعزیت کرنے کی فضیلت 21
- تعزیت کے مسنون الفاظ 22
- میّت کے لیے دُعائے مغفرت 23
- میت کے گھر والوں کے لیے کھانا بھیجنا مسنون ہے 24
- قبروں کی زیارت مشروع ہے 25
- عبرت کے لیے مشرک کی قبر کی زیارت جائز ہے 26

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

* دورانِ زیارت اہل قبور کے لیے دعا کی جاسکتی ہے 26
* زیارتِ قبور کی دعائیں 27
* قبروں کو مسجدیں بنانا حرام ہے 28
* قبروں پر مساجد بنانے اور تزئین و آرائش کی ممانعت 30
* قبرستان کی مسجد میں نماز کی ممانعت 31
* قبروں پر عرس یا میلوں کا اہتمام کرنا 32
* روضۂ اقدس پر درود وسلام 32
* فوت شدہ کے لیے مسلمان کی دعا 33
* میت کی طرف سے روزوں کی قضائی دینا فائدہ مند ہے 34
* میت کی نذر پوری کرنا 35
* میت کی طرف سے کوئی بھی شخص قرض ادا کرسکتا ہے 35
* صالح اولاد کے نیک اعمال کا میّت کو فائدہ ہوتا ہے 37
* میت کی طرف سے حج کیا جاسکتا ہے 37
* میت کی طرف سے صدقہ نکالنا 38
* صدقہ جاریہ اور اچھے اثرات 39
* فہرست آیاتِ قرآنیہ 42
* فہرست احادیث نبویہ 43
* مراجع ومصادر 46

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهُ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا، وَّدَاعِیًا إِلَی اللّٰهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا، بَعَثَهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّیِّیْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهُ -وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ - ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ﴾ [الجمعة : 2]۔ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحَابَتِهٖ أَجْمَعِیْنَ، وَتَابِعِیْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت وقدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ۝۲﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر وشرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ۝۵۲﴾ [الشوری: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقیناً لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچا دیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝۶۷﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہورہی ہے لوگوں تک بے کم وکاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھی۔[1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿ يَاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ... ﴾ الآية))

”جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔“[2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ﴾ [المائدة : 3]

”آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔“

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ”یومِ عید“ بنا لیتے۔

---

1. فتح القدير : 488/1۔
2. صحيح بخاری، كتاب التفسير، رقم : 4612۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ ۔۔۔ الآیة﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی ۝ اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ۝﴾ [النجم : 3۔4]

”اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔“

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿وَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ﴾ [النساء : 113]

”اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔“

صاحب ”فتح البیان“ لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّیْ وَیُسْمَعُ مِنْکُمْ وَیُسْمَعُ مِمَّنْ یَسْمَعُ مِنْکُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

”عِلْمُ الْحَدِیْثِ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰی رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَکَیْفَ لَا یَکُوْنُ؟ ھُوَ بَیَانُ طُرُقِ خَیْرِ الْخَلْقِ وَأَکْرَمِ الْأَوَّلِیْنَ وَالْآخِرِیْنَ“

”رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

”إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ، وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهُ بِهِ، وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهِ لِيُؤَدِّيَهُ عَلٰى مَا أَدّٰى إِلَيْهِ“ [1]

”یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔“

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ۔۔۔)) [2]

”اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچادے......۔“

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهُ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ۔۔۔))

---

[1] معرفة علوم الحديث، ص : 63۔

[2] سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحديث : 2668، عن زيد بن ثابت۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف وتبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

''هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔'' [1]

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ . قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرْوُنَ أَحَادِيْثِي وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ .)) [2]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہوِدِ مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِی الدَّارِيْنِ۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

[1] شرف أصحاب الحديث، ص : 27۔
[2] شرف أصحاب الحديث، ص : 31۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا۔)) [1]

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء و علماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ''فِيْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ''وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا'' کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ''قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ'' کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ''كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور ناقابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ [2]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ''اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ'' کے نام سے کتب مرتب کردیں۔ الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

---

1. العلل المتناهية : 111/1۔ المقاصد الحسنة : 411۔

2. تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص : 411۔ مقدمة الأربعين للنووی، ص : 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقی : 271/2، برقم : 1727۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبد اللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبد اللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبد الرحمٰن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ) اور حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِیْنَ فِيْ اِرْشَادِ السَّائِرِیْنَ إِلٰی مَنَازِلِ الْمُتَّقِیْنَ"، حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبد الرحمٰن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِیْنَ فِيْ الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِیْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِیْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِیَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبد العظیم بن عبد القوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِیَّةِ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِیْحِ مُسْلِمٍ"، ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِي السُّنَنِ الْكُبْرٰی لِلْبَیْهَقِيِّ" اور حافظ محمد بن عبد الرحمٰن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِیْثًا مُنْتَقَاةٌ مِنْ كِتَابِ الْأَدْبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيِّ" تحریر کی۔ کتب اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے موقّر مجلّہ ''دعوت اہل حدیث'' میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِیْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ یَرْزُقُنِی صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کرچکی ہیں۔اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِیْنَات جمع کی ہیں۔"أَلْاَرْبَعُوْنَ فِیْ الْأَحْکَامِ وَمَسَائِلِ الْجَنَائِزِ" زیورِطباعت سے آراستہ ہوکر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرمادے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ .

وکتبه

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ، وَنَسْتَعِيْنُهٗ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّآ اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. اَمَّا بَعْدُ:

انبیاء علیہم السلام جہاں وصال کریں وہیں دفن کیے جائیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّ اِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ﴾ (الزمر : 30)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”بے شک تو مرنے والا ہے اور بے شک وہ بھی مرنے والے ہیں۔“

حدیث 1

((وَعَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِخْتَلَفُوْا فِي دَفْنِهِ. فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا مَا نَسِيْتُهُ، قَالَ: مَا قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيًّا إِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي الَّذِي يُحِبُّ اَنْ يُدْفَنَ فِيْهِ، فَدَفَنُوْهُ فِي مَوْضِعِ فِرَاشِهِ.)) [1]

”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین کے متعلق اختلاف کیا (آپ کو کہاں دفن کیا جائے؟)۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سن رکھا ہے جسے میں نے بھلایا نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو وہیں فوت کیا جہاں وہ دفن کیا جانا پسند کرتا تھا۔ پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ

[1] سنن الترمذی، کتاب الجنائز، رقم:1018، صحیح الجامع الصغیر، رقم:5649.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کے بستر کی جگہ دفن کر دیا۔‘‘

بغلی قبر سیدھی قبر سے افضل ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ۝ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ۝ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ۝﴾ (عبس: 21۔ 23)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’پھر اسے موت دی، پھر اسے قبر میں رکھوایا۔ پھر جب وہ چاہے گا اسے اٹھائے گا۔ ہرگز نہیں، ابھی تک اس نے وہ کام پورا نہیں کیا جس کا اس نے اسے حکم دیا۔‘‘

حدیث 2

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ كَانَ بِالْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَلْحَدُ وَآخَرُ يَضْرَحُ فَقَالُوا: نَسْتَخِيرُ رَبَّنَا وَنَبْعَثُ إِلَيْهِمَا، فَأَيُّهُمَا سُبِقَ تَرَكْنَاهُ. فَأُرْسِلَ إِلَيْهِمَا، فَسَبَقَ صَاحِبُ اللَّحْدِ، فَلَحَدُوا لِلنَّبِيِّ.)) [1]

’’اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ فوت ہوئے تو مدینہ میں ایک آدمی بغلی قبر بناتا تھا اور دوسرا سیدھی قبر بناتا تھا۔ لوگوں نے کہا کہ ہم اسے چھوڑ دیں گے۔ پھر ان دونوں کی طرف پیغام بھیج دیا گیا تو بغلی قبر بنانے والا پہلے آن پہنچا لہٰذا انھوں نے نبی کریم ﷺ کے لیے بغلی قبر بنائی۔‘‘

[1] سنن ابن ماجه، كتاب الجنائز، رقم: 1557، مسند احمد: 139/3 ۔ محدث البانی نے اسے ’’حسن صحیح‘‘ کہا ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

میت کو قبر کے قدموں کی جانب سے داخل کیا جائے

حدیث 3

((وَعَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ: أَوْصَى الْحَارِثُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ، فَصَلَّى عَلَيْهِ، ثُمَّ أَدْخَلَهُ الْقَبْرَ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيِ الْقَبْرِ وَقَالَ: هٰذَا مِنَ السُّنَّةِ .)) ❶

”اور ابو اسحاق رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ حارث نے وصیت کی کہ اس کی نماز جنازہ سیدنا عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ پڑھائیں چنانچہ انھوں نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ پھر اسے قبر کے پاؤں کی جانب سے قبر میں داخل کیا اور فرمایا کہ یہ سنت طریقہ ہے۔“

غیر عورت کو قبر میں کیسا مرد اُتارے؟

حدیث 4

((وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: شَهِدْنَا بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ، فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ، فَقَالَ: هَلْ فِيكُمْ مِنْ أَحَدٍ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ؟ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أَنَا، قَالَ: فَانْزِلْ فِي قَبْرِهَا، فَنَزَلَ فِي قَبْرِهَا فَقَبَرَهَا: قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ فُلَيْحٌ: أُرَاهُ يَعْنِي الذَّنْبَ . قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: ﴿لِيَقْتَرِفُوا﴾ (الانعام: 113) أَيْ لِيَكْتَسِبُوا .)) ❷

---

❶ سنن أبي داؤد، كتاب الجنائز، رقم:3211۔ محدث البانی نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

❷ صحيح البخاري، كتاب الجنائز، رقم:1243، مسند احمد:126/3.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

’’اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کے جنازے میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبر پر بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ کیا ایسا آدمی بھی یہاں کوئی ہے جس نے آج رات کوئی گناہ نہ کیا ہو؟ یہ سن کر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر تم قبر میں اترو۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چنانچہ وہ اترے اور میت کو دفن کیا۔‘‘

قبر پر پانی چھڑکنے کا حکم

حدیث 5

((وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَشَّ عَلَى قَبْرِ ابْنِهِ اِبْرَاهِيمَ الْمَاءَ، وَوَضَعَ عَلَيْهِ الْحَصْبَاءَ.)) [1]

’’اور جعفر اپنے والد محمد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیٹے ابراہیم کی قبر پر پانی چھڑکا اور اس پر کنکریاں رکھیں۔‘‘

قبر کو ایک بالشت سے زیادہ بلند نہ کیا جائے

حدیث 6

((وَعَنْ أَبِي الْهَيَّاجِ الْأَسَدِيِّ قَالَ: قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: أَلَا أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ؟ أَنْ لَّا تَدَعَ

[1] المسند للشافعی: 215/1، رقم: 599، التلخیص الحبیر: 133/2، رقم: 793، السنن الکبری للبیهقی: 411/3.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

تِمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتَهُ، وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ.)) [1]

’’اور ابو الھیاج اسدی سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا کیا میں تمھیں ایسے کام پر نہ بھیجوں جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا تھا کہ تم ہر ذی روح کی تصویر کو مٹا دو اور ہر (شرعی مقدار سے) بلند قبر کو برابر کر دو۔‘‘

تدفین کے بعد میت کے لیے استغفار اور ثابت قدمی کی دعا

حدیث 7

((وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ: اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ، وَسَلُوا لَهُ بِالتَّثْبِيتِ، فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْأَلُ. قَالَ أَبُو دَاوُد بَحِيرٌ ابْنُ رَيْسَانَ.)) [2]

’’اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کی تدفین سے فارغ ہوتے تو اس پر ٹھہرتے اور فرماتے اپنے بھائی کے لیے بخشش طلب کرو اور اس کے لیے ثابت قدمی مانگو یقیناً اس سے اب سوال کیا جا رہا ہے۔‘‘

قبر پر پتھر یا اس کی مثل کوئی نشانی رکھی جا سکتی ہے

حدیث 8

((وَعَنِ الْمُطَّلِبِ قَالَ: لَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ أُخْرِجَ

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الجنائز، رقم: 969، سنن أبو داؤد، رقم: 3218، سنن الترمذي، رقم:1049.

[2] سنن أبي داؤد، كتاب الجنائز، رقم:3221۔ محدث البانی نے اسے ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

بِجَنَازَتِهِ فَدُفِنَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا أَنْ يَأْتِيَهُ بِحَجَرٍ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ حَمْلَهُ، فَقَامَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَحَسَرَ، عَنْ ذِرَاعَيْهِ، ـقَالَ كَثِيرٌ: قَالَ الْمُطَّلِبُ: قَالَ الَّذِي يُخْبِرُنِي ذٰلِكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ ذِرَاعَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حِينَ حَسَرَ عَنْهُمَا، ثُمَّ حَمَلَهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَأْسِهِ وَقَالَ: أَتَعَلَّمُ بِهَا قَبْرَ أَخِي، وَأَدْفِنُ إِلَيْهِ مَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِي .)) [1]

’’اور مطلب بن ابی وداعہ سے روایت ہے کہ جب سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ فوت ہوئے ان کا جنازہ لے جایا گیا اور انھیں دفن کیا گیا تو نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو پتھر لانے کا حکم دیا۔ جب وہ اسے نہ اٹھا سکا تو نبی ﷺ نے اپنی آستینوں سے کپڑا اٹھایا۔ پھر آپ ﷺ نے پتھر اٹھایا اور عثمان رضی اللہ عنہ کے سر کی جانب رکھ دیا اور ارشاد فرمایا: میں اس کے ذریعے اپنے بھائی کی قبر کو پہچانوں گا اور اپنے گھر والوں میں سے فوت ہونے والوں کو اس کے قریب دفن کروں گا۔‘‘

میت کو کسی شرعی عذر کی بناء پر قبر سے نکالا جا سکتا ہے

حدیث 9

((وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ: أَتَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ حُفْرَتَهُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ، فَوَضَعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ، فَاللّٰهُ أَعْلَمُ،

[1] سنن أبی داؤد، کتاب الجنائز، رقم: 3206، سنن الکبری للبیهقی: 412/3، تلخیص الحبیر: 267/2۔ حافظ ابن حجر نے اس کی سند کو ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ‘‘

www.KitaboSunnat.com

وَكَانَ كَسَا عَبَّاسًا قَمِيصًا ، قَالَ سُفْيَانُ: وَقَالَ أَبُو هَارُونَ: وَكَانَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَمِيصَانِ ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلْبِسْ أَبِى قَمِيصَكَ الَّذِى يَلِى جِلْدَكَ . قَالَ سُفْيَانُ: فَيُرَوْنَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَلْبَسَ عَبْدَاللّٰهِ قَمِيصَهُ مُكَافَأَةً لِمَا صَنَعَ .)) [1]

''اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو عبداللہ بن ابی (منافق) کو اس کی قبر میں ڈالا جا چکا تھا۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر اسے قبر سے نکال لیا گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے گھٹنوں پر رکھ کر لعاب دہن اس کے منہ میں ڈالا اور اپنا کرتہ اسے پہنایا۔ اب اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ (غالباً مرنے کے بعد ایک منافق کے ساتھ اس احسان کی وجہ یہ تھی کہ) انہوں نے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کو ایک قمیص پہنائی تھی۔ (غزوۂ بدر میں جب سیدنا عباس رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے قیدی بن کر آئے تھے) سفیان نے بیان کیا کہ ابو ہارون موسیٰ بن ابی عیسیٰ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے استعمال میں دو کُرتے تھے۔ عبداللہ کے لڑکے (جو مومن مخلص تھے رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد کو آپ وہ قمیص پہنا دیجئے جو آپ کے جسد اطہر کے قریب رہتی ہے۔ سفیان نے کہا لوگ سمجھتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا کرتہ اس کے کرتے کے بدل پہنا دیا جو اس نے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کو پہنایا تھا۔''

تعزیت کرنا مشروع ہے

حدیث 10

((وَعَنْ مُرَّةَ قَالَ: إِنَّ رَجُلًا كَانَ يَأْتِى النَّبِيَّ ﷺ وَمَعَهُ ابْنٌ لَهُ ،

[1] صحيح البخارى، كتاب الجنائز، رقم:1350، صحيح مسلم، رقم:2773.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ ﷺ: اَتُحِبُّهُ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَحَبَّكَ اللّٰهُ کَمَا اَحَبَّهُ. فَفَقَدَهُ النَّبِیُّ ﷺ فَقَالَ: مَا فَعَلَ ابْنُ فُلَانٍ؟ قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَاتَ. فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ لِأَبِیْهِ: اَمَا تُحِبُّ اَنْ لَا تَاتِیَ بَابًا مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ اِلَّا وَجَدْتَهُ یَنْتَظِرُكَ؟ فَقَالَ رَجُلٌ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَهُ خَاصَّةً، اَوْ لِکُلِّنَا؟ قَالَ: بَلْ لِکُلِّکُمْ.)) [1]

''اور سیدنا قرہ مزنی رضی اللہ عنہ سے مروی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے ایک ساتھی کا بچہ فوت ہوگیا تو آپ ﷺ نے اس کی تعزیت کی۔ پھر ارشاد فرمایا: اے فلاں! تمھیں کون سی چیز زیادہ پسند ہے کہ تم اس (بچے) کے ذریعے اپنی زندگی کو فائدہ پہنچاؤ یا کل کو تم جب جنت کے دروازوں میں سے کسی دروازے کے پاس آؤ گے تو اسے وہاں پہلے سے موجود پاؤ گے اور وہ تمھارے لیے اسے (جنت کا دروازہ) کھولے گا۔''

تعزیت کرنے کی فضیلت

حدیث 11

((وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ عَزَّی أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ فِیْ مُصِیْبَةٍ کَسَاهُ اللّٰهُ حُلَّةً خَضْرَاءَ یُحْبَرُ بِهَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ! قِیْلَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا یُحْبَرُ؟ قَالَ: یُغْبَطُ.)) [2]

---

[1] سنن النسائی، رقم: 2090، المستدرك للحاکم: 384/1، مسند أحمد: 35/5۔ حاکم اور محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] تاریخ بغداد: 397/7، إرواء الغلیل، أحکام الجنائز وبدعها، ص205۔ شیخ البانی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث شواہد کی بنا پر ''حسن'' درجہ تک پہنچ جاتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے کسی مومن بھائی کو مصیبت میں تسلی دی تو اللہ تعالیٰ اسے ایسا سبز لباس پہنائیں گے جس کے ذریعے روز قیامت اس پر رشک کیا جائے گا۔“

تعزیت کے مسنون الفاظ

حدیث 12

((وعن أسامة بن زيد رضي الله عنهما قال: أرسلت بنت النبي صلى الله عليه وسلم إليه: إنَّ ابنًا لي قُبِضَ فأْتِنا. فأرسل يقرئ السلام ويقول: إنَّ لله ما أخذ وله ما أعطى وكلٌّ عنده بأجلٍ مسمًّى، فلتصبر ولتحتسب، فأرسلت إليه تقسم عليه ليأتينّها، فقام ومعه سعد بن عبادة ومعاذ بن جبل وأُبيّ بن كعب وزيد بن ثابت ورجالٌ، فرُفع إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الصبيُّ ونفسه تتقعقع، قال حسبته أنه قال كأنها شنٌّ ففاضت عيناه، فقال سعد: يا رسول الله! ما هذا؟ فقال: هذه رحمةٌ جعلها الله في قلوب عباده وإنما يرحم الله من عباده الرحماء.)) [1]

”اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی (حضرت زینب رضی اللہ عنہا) نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع کرائی کہ میرا ایک لڑکا مرنے کے قریب ہے، اس لیے اپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سلام کہلوایا اور کہلوایا کہ اللہ تعالیٰ ہی کا سارا مال ہے، جو لے لیا وہ اسی کا تھا اور جو اس نے دیا وہ بھی اسی کا تھا اور ہر چیز اس کی بارگاہ سے وقت مقررہ پر ہی

[1] صحيح بخاری، كتاب الجنائز، رقم: 1284، صحيح مسلم، رقم: 923.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

واقع ہوتی ہے۔ اس لئے صبر کرو اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھو۔ پھر حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے قسم دے کر اپنے یہاں بلوا بھیجا اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانے کے لیے اٹھے۔ آپؐ کے ساتھ سعد بن عبادہ، معاذ بن جبل، ابی بن کعب، زید بن ثابت اور بہت سے دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی تھے، بچے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا جس کی جانکنی کا عالم تھا۔ ابو عثمان نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جیسے پرانا مشکیزہ ہوتا ہے (اور پانی کے ٹکرانے کی اندر سے آواز ہوتی ہے اسی طرح جانکنی کے وقت بچہ کے حلق سے آواز آرہی تھی) یہ دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے سعد رضی اللہ عنہ بول اٹھے کہ یا رسول اللہ! یہ رونا کیسا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تو اللہ کی رحمت ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے (نیک) بندوں کے دلوں میں رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اپنے ان رحمدل بندوں پر رحم فرماتا ہے جو دوسروں پر رحم کرتے ہیں۔"

میّت کے لیے دُعائے مغفرت

حدیث 13

((عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى أَبِى سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهُ، فَأَغْمَضَهُ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الرُّوحَ إِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ. فَضَجَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِهِ فَقَالَ لَا تَدْعُوا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُولُونَ. ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِى سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِى الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِى عَقِبِهِ فِى الْغَابِرِينَ، وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ! وَافْسَحْ لَهُ فِى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَبْرِہٖ، وَنَوِّرْ لَهٗ فِيهِ .)) [1]

’’اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے۔ جبکہ (موت کے بعد) ان کی آنکھیں اوپر کو کھلی ہوئی تھیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بند کر دیا پھر ارشاد فرمایا: جب روح قبض کر لی جاتی ہے (روح جسم سے نکال لی جاتی ہے) تو نظر اس کا پیچھا کرتی ہے۔ (اس لیے آنکھیں کھلی رہ جاتی ہیں) آپ کی بات سن کر) ان کے گھر کے لوگ چلا چلا کر رونے لگے (رنج اور صدمہ کی حالت میں ان کی زبان سے ایسی باتیں نکلنے لگیں جو خود ان کے حق میں بددعا تھیں) تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے نفسوں کے حق میں خیر اور بھلائی کی دعا کرو، کیونکہ تم جو کچھ کہہ رہے فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔ پھر آپ نے خود اس طرح دعا فرمائی: اے اللہ! ابوسلمہ کی مغفرت فرما اور اپنے ہدایت یافتہ بندوں میں ان کا درجہ بلند فرما، اور اس کا جانشین بن جا (اس کے بجائے تو ہی سرپرستی اور نگرانی فرما) اس کے پس ماندگان کی، اور اے کائنات کے مالک! بخش دے ہمیں اور اس کو، اور اس کی قبر کو اس کے لیے وسیع اور روشن و منور فرما۔‘‘

میت کے گھر والوں کے لیے کھانا بھیجنا مسنون ہے

حدیث 14

((وَعَـنْ عَبْـدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اصْنَعُوا لِآلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا، فَإِنَّهٗ قَدْ أَتَاهُمْ أَمْرٌ شَغَلَهُمْ .)) [2]

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الجنائز، رقم:2130، سنن أبى داؤد، رقم:3118.

[2] سنن أبى داؤد، كتاب الجنائز، رقم: 3132، سنن الترمذى، رقم: 998، سنن ابن ماجه، رقم:1610، شرح السنه:300/3۔ محدث البانی نے اسے ’’حسن‘‘ قرار دیا ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

’’اور سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب جعفر بن أبی طالب رضی اللہ عنہ کی خبر شہادت موصول ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جعفر کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کرو کیونکہ ان کو ایسی (تکلیف دہ) اطلاع ملی ہے جو انھیں کھانا پکانے سے مشغول رکھے گی۔‘‘

قبروں کی زیارت مشروع ہے

حدیث 15

((وَعَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنِّی نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا، فَإِنَّ فِيْهَا عِبْرَةٌ .)) [1]

’’اور سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تمھیں زیارت قبور سے روکا تھا پس تم قبروں کی زیارت کرو کیونکہ ان میں عبرت ہے۔‘‘

حدیث 16

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ .)) [2]

’’اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کثرت سے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر اللہ تعالیٰ کی

---

1. مسند احمد: 38/3، المستدرك للحاكم: 374/1۔ حاکم نے اسے ’’صحیح علی شرط مسلم‘‘ قرار دیا ہے اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔
2. سنن الترمذی، ابواب الجنائز، رقم: 1056، سنن ابن ماجة، رقم: 1576۔ محدث البانی نے اسے ’’حسن‘‘ قرار دیا ہے۔

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ‘‘

www.KitaboSunnat.com

لعنت فرمائے۔‘‘

عبرت کے لیے مشرک کی قبر کی زیارت جائز ہے

حدیث 17

((وَعَنْهُ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي أَنْ أَسْتَغْفِرَ لِأُمِّي، فَلَمْ يَأْذَنْ لِي، وَاسْتَأْذَنْتُهُ أَنْ أَزُورَ قَبْرَهَا فَأَذِنَ لِي.)) [1]

’’اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے رب تعالیٰ سے اپنی والدہ کے لیے استغفار کرنے کی اجازت طلب کی لیکن مجھے اس کی اجازت نہیں دی گئی۔ پھر میں نے اللہ سے اُس کی قبر کی زیارت کی اجازت مانگی تو اس نے مجھے اجازت دے دی۔‘‘

دورانِ زیارت اہل قبور کے لیے دعا کی جا سکتی ہے

حدیث 18

((وَعَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ إِلَى الْبَقِيعِ فَيَدْعُولَهُمْ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَدْعُولَهُمْ.)) [2]

’’اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ بقیع قبرستان کی طرف

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الجنائز، رقم:2258، سنن الترمذى، رقم:1054.

[2] مسند احمد:252/6، أحكام الجنائز وبدعها، ص 239.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

تشریف لے جاتے اور ان کے لیے دعا کرتے۔ پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں ان کے لیے دعا کروں۔''

زیارتِ قبور کی دعائیں

حدیث 19

((وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ فَكَانَ قَائِلُهُمْ يَقُولُ فِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ: اَلسَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ، وَفِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَلَاحِقُونَ أَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ.)) [1]

''اور حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں تعلیم دیتے تھے کہ جب وہ قبرستان جائیں تو اس طرح جا کر کہیں، ابوبکر کی روایت ہے۔ ''اَلسَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ''، اے گھر والو! سلام ہو۔ اور زہیر کی روایت ہے۔ ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ'' اے گھر والو تم پر سلام! مومنوں میں سے اور مسلمانوں میں سے اور ہم ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں، میں اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے عافیت (سکھ، چین اور سکون) کا سوال کرتا ہوں۔''

[1] صحیح مسلم، کتاب الجنائز، رقم: 975.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث 20

((وَعَنْ عَآئِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيعِ ، فَيَقُولُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَأَتَاكُمْ مَا تُوعَدُونَ غَدًا مُؤَجَّلُونَ ، وَإِنَّا إِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ .)) [1]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب بھی رسول اللہ ﷺ کی باری میرے ہاں ہوتی تو رسول اللہ ﷺ رات کے آخری حصہ میں بقیع (اہل مدینہ کا قبرستان) تشریف لے جاتے اور ارشاد فرماتے: اے مومنوں کے گھر کے باسیو! تم پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی نازل ہو۔ جس کا تم سے وعدہ تھا آ چکا، کل تک تمہیں مہلت ہے، اور ہم بھی ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں۔ اے اللہ بقیع غرقد والوں کو معاف فرما۔''

قبروں کو مسجدیں بنانا حرام ہے

حدیث 21

((وَعَنْهَا رضی اللہ عنہا ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ: لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسْجِدًا ، قَالَتْ وَلَوْلَا ذَلِكَ لَأَبْرَزُوا قَبْرَهُ غَيْرَ أَنِّي أَخْشَى أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا .)) [2]

---

[1] صحيح مسلم ، كتاب الجنائز ، رقم : 974 .

[2] صحيح البخاري ، كتاب الجنائز ، رقم:1330 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

’’اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض وفات میں ارشاد فرمایا: یہود اور نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو کہ انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اگر ایسا ڈر نہ ہوتا تو آپ کی قبر کھلی رہتی (اور حجرہ میں نہ ہوتی) کیونکہ مجھے ڈر اس کا ہے کہ کہیں آپ کی قبر بھی مسجد نہ بنالی جائے۔‘‘

حدیث 22

((وَعَنْهَا رضی اللہ عنہا قَالَتْ: لَمَّا اشْتَكَى النَّبِيُّ ﷺ ذَكَرَتْ بَعْضُ نِسَائِهِ كَنِيسَةً رَأَيْنَهَا بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ يُقَالُ لَهَا: مَارِيَةُ، وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَأُمُّ حَبِيبَةَ رضی اللہ عنہما أَتَتَا أَرْضَ الْحَبَشَةِ فَذَكَرَتَا مِنْ حُسْنِهَا وَتَصَاوِيرَ فِيهَا، فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: أُولَئِكَ إِذَا مَاتَ مِنْهُمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ، أُولَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ.)) [1]

’’اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض بیویوں نے ایک گرجے کا ذکر کیا جسے انھوں نے حبشہ میں دیکھا۔ حضرت اُم سلمہ اور حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہما دونوں حبش کے ملک میں گئی تھیں۔ انھوں نے اس کی خوبصورتی اور اس میں رکھی گئی تصاویر کا بھی ذکر کیا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا اور ارشاد فرمایا: ان لوگوں میں جب کوئی نیک آدمی فوت ہوتا ہے تو یہ اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے ہیں پھر اس کی تصویر اس میں رکھ دیتے ہیں، یہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مخلوق میں سے بدترین لوگ ہیں۔‘‘

[1] صحيح البخاري، كتاب الصلاة، رقم:432، 434، صحيح مسلم، رقم: 530، سنن أبي داؤد، رقم:3227.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قبروں پر مساجد بنانے اور تزئین و آرائش کی ممانعت

حدیث 23

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما : صَارَتِ الْأَوْثَانُ الَّتِي كَانَتْ فِي قَوْمِ نُوحٍ فِي الْعَرَبِ بَعْدُ، أَمَّا وَدٌّ: كَانَتْ لِكَلْبٍ بِدَوْمَةِ الْجَنْدَلِ، وَأَمَّا سُوَاعٌ: كَانَتْ لِهُذَيْلٍ، وَأَمَّا يَغُوثُ: فَكَانَتْ لِمُرَادٍ ثُمَّ لِبَنِي غُطَيْفٍ، بِالْجُرُفِ عِنْدَ سَبَإٍ، وَأَمَّا يَعُوقُ: فَكَانَتْ لِهَمْدَانَ، وَأَمَّا نَسْرٌ: فَكَانَتْ لِحِمْيَرَ، لِآلِ ذِي الْكَلَاعِ، أَسْمَاءُ رِجَالٍ صَالِحِينَ مِنْ قَوْمِ نُوحٍ، فَلَمَّا هَلَكُوا أَوْحَى الشَّيْطَانُ إِلَى قَوْمِهِمْ أَنِ انْصِبُوا إِلَى مَجَالِسِهِمِ الَّتِي كَانُوا يَجْلِسُونَ أَنْصَابًا وَسَمُّوهَا بِأَسْمَائِهِمْ فَفَعَلُوا فَلَمْ تُعْبَدْ، حَتَّى إِذَا هَلَكَ أُولَئِكَ وَتَنَسَّخَ الْعِلْمُ عُبِدَتْ.)) [1]

”اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو بت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں پوجے جاتے تھے بعد میں وہی عرب میں پوجے جانے لگے۔ ”وَدّ“ دومۃ الجندل میں بنی کلب کا بت تھا۔ ”سواع“ بنی ہذیل کا۔ ”یغوث“ بنی مراد کا اور مراد کی شاخ بنی غطیف کا جو وادی جرف میں قوم سبا کے پاس رہتے تھے۔ ”یعوق“ بنی ہمدان کا بت تھا۔ ”نسر“ حمیر کا بت تھا جو ذوالکلاع کی آل میں سے تھے یہ پانچوں حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے نیک لوگوں کے نام تھے۔ جب وہ فوت ہو گئے تو شیطان نے ان کے دل میں ڈالا کہ اپنی مجلسوں میں جہاں وہ بیٹھتے تھے ان کے بت قائم کر لیں اور ان بتوں کے نام اپنے نیک

[1] صحیح البخاری، کتاب التفسیر، رقم: 4920.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کے نام پر رکھ لیں، چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا۔ اس وقت ان بتوں کی پوجا نہیں ہوتی تھی لیکن جب وہ لوگ بھی مر گئے جنھوں نے بت قائم کیے تھے اور علم لوگوں میں نہ رہا تو ان کی پوجا ہونے لگی۔"

قبرستان کی مسجد میں نماز کی ممانعت

حدیث 24

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُصَلَّى عَلَى الْجَنَائِزِ بَيْنَ الْقُبُورِ.)) [1]

"اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قبروں کے درمیان نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔"

حدیث 25

((وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ، إِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ.)) [2]

"اور سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ساری زمین نماز کی جگہ ہے سوائے قبرستان اور حمام کے۔"

حدیث 26

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اجْعَلُوا فِي

[1] معجم الأوسط للطبراني: 80/1، معجم ابن الأعرابي: 235/1، مجمع الزوائد: 36/3۔ علامہ ہیثمی نے اسے "حسن" قرار دیا ہے۔

[2] سنن ابن ماجه، رقم: 745، سنن أبوداؤد، رقم: 492، إرواء الغليل، ص 320۔ محدث البانی نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلاتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا .))[1]

''اورسیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی نماز کا کچھ حصہ اپنے گھروں میں بھی ادا کیا کرو اور انھیں قبریں مت بناؤ۔''

قبروں پر عرس یا میلوں کا اہتمام کرنا

حدیث 27

((وَعَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا وَلَا تَجْعَلُوا قَبْرِى عِيدًا .))[2]

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری قبر کو عید مت بنانا۔''

روضۂ اقدس پر درود وسلام

حدیث 28

((وَعَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ النَّفْخَةُ ، وَفِيهِ الصَّعْقَةُ ، فَأَكْثِرُوا عَلَىَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ ، فَإِنَّ صَلَاتَكُم مَعْرُوضَةٌ عَلَىَّ ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تُعْرَضُ

---

1. صحيح البخارى ، كتاب الجمعة ، رقم: 1187 ، صحيح مسلم ، رقم: 777 ، سنن أبوداؤد ، رقم:1043 ، سنن الترمذى ، رقم:451 .
2. سنن أبو داؤد ، كتاب المناسك ، رقم:2042 ، مسند احمد: 367/2۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صَلاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرَمْتَ؟ يَعْنِي: بَلِيت فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ .)) [1]

''اور سیدنا اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمھارے دنوں میں سب سے افضل دن جمعہ کا ہے۔ اس میں آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی، اسی دن صور پھونکا جائے گا، اسی دن (قیامت کی) بے ہوشی ہوگی، لہٰذا تم اس دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو کیونکہ تمھارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! جب آپ کا جسد اطہر خاک ہو جائے گا تب ہمارا درود کیسے آپ پر پیش کیا جائے گا۔''

حدیث 29

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ لِلّٰهِ مَلائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ يُبَلِّغُونِي مِنْ أُمَّتِي السَّلَامَ .)) [2]

''اور سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ فرشتے زمین میں چلتے پھرتے ہیں اور میری اُمت کی طرف سے بھیجا ہوا سلام مجھے پہنچاتے ہیں۔''

فوت شدہ کے لیے مسلمان کی دعا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿ وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ

---

[1] سنن ابن ماجه، كتاب الجنائز، رقم: 1636، مسند احمد، رقم: 16162۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] سنن النسائی، كتاب السهو: 43/3، صحيح ابن حبان، رقم: 2293، المستدرك للحاكم: 421/2۔ ابن حبان اور حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۰﴾ (الحشر : 10)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور (ان کے لیے) جو ان کے بعد آئے، وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جنھوں نے ایمان لانے میں ہم سے پہل کی اور ہمارے دلوں میں ان لوگوں کے لیے کوئی کینہ نہ رکھ جو ایمان لائے، اے ہمارے رب! یقیناً تو بے حد شفقت کرنے والا، نہایت رحم والا ہے۔''

حدیث 30

((وَعَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ: دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ ـ بِظَهْرِ الْغَيْبِ ـ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ، كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ، قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ: آمِينَ، وَلَكَ بِمِثْلٍ .)) [1]

''اور سیدہ اُم درداء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ مسلمان آدمی کی وہ دعا قبول ہوتی ہے جو وہ اپنے بھائی کے لیے اس کی پیٹھ کے پیچھے کرتا ہے' اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر ہے' جب بھی وہ اپنے بھائی کے لیے دعا کرتا ہے تو مقرر فرشتہ کہتا ہے آمین اور تجھے بھی اس کی مثل عطا کیا جائے۔''

میت کی طرف سے روزوں کی قضائی دینا فائدہ مند ہے

حدیث 31

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ

[1] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم:2733، سنن ابن ماجه، رقم:2895.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ .)) ❶

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ کچھ روزے ہوں تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزے رکھے۔''

میت کی نذر پوری کرنا

حدیث 32

((وَعَنْ سَعْدِ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ لَمْ تَقْضِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اقْضِهِ عَنْهَا .)) ❷

''اور سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ بیشک میری والدہ وفات پا گئی ہے اور اس کے ذمے نذر ہے (تو میں کیا کروں)؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کی طرف سے نذر پوری کر دو۔''

میت کی طرف سے کوئی بھی شخص قرض ادا کر سکتا ہے

حدیث 33

((وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ فَقَالُوا: صَلِّ عَلَيْهَا، فَقَالَ: هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟ قَالُوا: لَا قَالَ: فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا؟ قَالُوا: لَا ، فَصَلَّى عَلَيْهِ،

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الصوم، رقم: 1952، صحيح مسلم، رقم: 1147، سنن أبوداؤد، رقم:2400.

❷ سنن أبوداؤد، كتاب الأيمان، رقم:2828۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ أُخْرَى، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! صَلِّ عَلَيْهَا، قَالَ: هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟ قِيلَ: نَعَمْ، قَالَ: فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا؟ قَالُوا: ثَلَاثَةَ دَنَانِيرَ، فَصَلَّى عَلَيْهَا، ثُمَّ أُتِيَ بِالثَّالِثَةِ فَقَالُوا: صَلِّ عَلَيْهَا، قَالَ: هَلْ تَرَكَ شَيْئًا؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَهَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟ قَالُوا: ثَلَاثَةُ دَنَانِيرَ، قَالَ: صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ، قَالَ: أَبُو قَتَادَةَ: صَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَعَلَيَّ دَيْنُهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ.)) [1]

''اور حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے کہ ایک جنازہ لایا گیا۔ لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اس کی نماز پڑھا دیجئے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا اس پر قرض ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ نہیں کوئی قرض نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: میت نے کچھ مال بھی چھوڑا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ کوئی مال نہیں چھوڑا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھا دی۔ اس کے بعد ایک دوسرا جنازہ لایا گیا تو لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ اس کی نماز جنازہ پڑھا دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میت پر کسی کا قرض بھی ہے؟ عرض کیا گیا کہ ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ اس نے کچھ مال بھی چھوڑا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ تین دینار چھوڑے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بھی نماز جنازہ پڑھا دی۔ پھر تیسرا جنازہ لایا گیا۔ لوگوں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ اس کی نماز جنازہ پڑھا دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق بھی وہی دریافت فرمایا کہ کیا اس نے کوئی مال ترکے میں چھوڑا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: اس پر کسی کا قرض بھی ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ہاں تین دینار ہے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

[1] صحيح البخاري، كتاب الحوالات، رقم: 2289، مسند أحمد: 47/4

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ارشاد فرمایا: پھر تم اپنے ساتھی کی خود ہی نماز جنازہ پڑھ لو۔ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! آپ اس کی نماز جنازہ پڑھا دیجئے اس کا قرض میں ادا کروں گا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔"

صالح اولاد کے نیک اعمال کا میّت کو فائدہ ہوتا ہے

حدیث 34

((وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّ اللّٰهَ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ! أَنَّى لِي هَذِهِ؟ فَيَقُوْلُ: بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ.)) [1]

"اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ جنت میں نیک بندے کا درجہ بلند فرماتے ہیں تو بندہ عرض کرتا ہے کہ اے اللہ! یہ درجہ مجھے کیوں دیا گیا؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ درجہ تجھے تیرے لیے تیرے بیٹے کے استغفار کے ذریعے حاصل ہوا ہے۔"

میت کی طرف سے حج کیا جاسکتا ہے

حدیث 35

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم، إِذْ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِجَارِيَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ، قَالَ: فَقَالَ، وَجَبَ أَجْرُكِ، وَرَدَّهَا

[1] سنن ابن ماجه، كتاب الايمان، رقم:3660، سلسلة الصحيحة، رقم:1598.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْكِ الْمِيرَاثُ ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّهُ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ ، أَفَأَصُومُ عَنْهَا؟ قَالَ: صُومِي عَنْهَا ، قَالَتْ: إِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ ، أَفَأَحُجُّ عَنْهَا؟ قَالَ: حُجِّي عَنْهَا .)) ❶

''اور سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت آئی اور اس نے کہا میں نے اپنی والدہ پر ایک لونڈی صدقہ کی تھی لیکن وہ (میری والدہ) فوت ہوگئی۔ راوی نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تجھے اجر ضرور ملے گا اور اس نے وہ لونڈی تجھ پر میراث کی صورت میں لوٹا دی ہے، پھر اس نے کہا اے اللہ کے رسول! میری والدہ کے ذمے ایک ماہ کے روزے تھے کیا میں اس کی طرف سے روزے رکھوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تو اس کی طرف سے روزے رکھ لے۔ پھر اس نے کہا: اس نے کبھی حج نہیں کیا' کیا میں اس کی طرف سے حج کرلوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اس کی طرف سے حج کرلے۔''

میت کی طرف سے صدقہ نکالنا

حدیث 36

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم: إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا، وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ ، فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ .)) ❷

---

❶ صحيح مسلم ، كتاب الصيام ، رقم: 2697 ، سنن أبوداؤد ، رقم: 2877 ، سنن الترمذی ، رقم: 667 ، سنن ابن ماجه ، رقم:1759 .

❷ صحيح البخاری ، كتاب الجنائز ، رقم:1388 ، صحيح مسلم ، رقم: 1004 ، سنن ابن ماجه ، رقم:2717 .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

’’اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میری والدہ اچانک فوت ہوگئی ہے اور میرا خیال ہے کہ اگر اسے بات کرنے کا موقع ملتا تو وہ ضرور صدقہ وخیرات کرتی۔ اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اسے اجر ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’ہاں۔‘‘

حدیث 37

((وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ ، قُلْتُ: فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: سَقْيُ الْمَاءِ .)) [1]

’’اور سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میری والدہ فوت ہوگئی ہے کیا میں اس کی طرف سے صدقہ کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں!، میں نے عرض کیا کہ کونسا صدقہ افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانی پلانا۔‘‘

صدقہ جاریہ اور اچھے اثرات

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَ نَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَ اٰثَارَهُمْ ؕ وَ كُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝۱۲ ﴾ (یٰس : 12)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’بے شک ہم ہی مردوں کو زندہ کرتے ہیں اور ہم لکھ رہے ہیں جو عمل انھوں نے آگے بھیجے اور ان کے چھوڑے ہوئے نشان بھی اور جو بھی چیز ہے ہم نے اسے ایک واضح کتاب میں ضبط کر رکھا ہے۔‘‘

[1] سنن النسائی، کتاب الوصایا، رقم:3694۔ محدث البانی نے اسے ’’حسن‘‘ کہا ہے۔

’’محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ‘‘

www.KitaboSunnat.com

حدیث 38

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ: إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ.)) ❶

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو تین اعمال کے سوا اس کے تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں [1] صدقہ جاریہ [2] ایسا علم جس سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہوں اور [3] نیک وصالح اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے۔''

حدیث 39

((وَعَنْهُ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ عِلْمًا عَلَّمَهُ وَنَشَرَهُ، وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ، وَمُصْحَفًا وَرَّثَهُ، أَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ، أَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيلِ بَنَاهُ، أَوْ نَهْرًا أَجْرَاهُ، أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ يَلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ.)) ❷

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن آدمی کو وفات کے بعد جن اعمال وحسنات کا ثواب ملتا رہتا ہے ان میں وہ علم ہے جسے اس نے لوگوں کو سکھایا اور اس کی نشر واشاعت کی، نیک اولاد جسے وہ اپنے پیچھے چھوڑ گیا، قرآن جسے دوسروں کو سکھا کر اس کا وارث بنا گیا، وہ مسجد

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الوصية، رقم:1631، سنن أبوداؤد، رقم:2880.

❷ سنن ابن ماجه، المقدمة، رقم:242۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

یا مسافر خانہ جسے تعمیر کرا گیا، ایسی نہر جسے وہ جاری کرا گیا اور وہ صدقہ جسے وہ اپنی زندگی میں صحت وتندرستی کی حالت میں نکالتا رہا۔ ان تمام اعمال کا ثواب اسے مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔''

حدیث 40

((وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ نَذَرَ الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَنْحَرَ مِئَةَ بَدَنَةً، وَأَنَّ هِشَامَ بْنَ الْعَاصِ نَحَرَ حِصَّتَهُ خَمْسِينَ بَدَنَةً، وَأَنَّ عَمْرًوا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: أَمَّا أَبُوكَ فَلَوْ أَقَرَّ بِالتَّوْحِيدِ، فَصُمْتَ، وَتَصَدَّقْتَ عَنْهُ، نَفَعَهُ ذٰلِكَ.)) [1]

''اور عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے روایت ہے کہ عاص بن وائل نے جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ وہ سو اونٹ نحر کرے گا۔ ہشام بن عاص نے اپنے حصے کے پچاس اونٹ نحر کر دیے۔ لیکن حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہارا والد توحید کا اقرار کرتا پھر تو اس کی طرف سے روزے رکھتا اور صدقہ کرتا تو اسے ثواب ملتا۔''

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

[1] مسند احمد: 2/182، مصنف ابن أبي شيبة: 3/386، 387، سنن أبوداؤد، رقم: 2883۔ شیخ شعیب نے اسے ''حسن الإسناد'' قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرستِ آیاتِ قرآنیہ

نمبر شمار	طرف الآیۃ	صفحہ نمبر
1:	اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّ اِنَّهُم مَّيِّتُونَ	14
2:	ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ	15
3:	وَ الَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ	33
4:	اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَ نَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا	39

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

فہرست احادیثِ نبویہ

نمبر شمار	طرف الحدیث	صفحہ نمبر
1:	لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِخْتَلَفُوْا فِیْ دَفْنِهِ	14
2:	لَمَّا تُوُفِّیَ النَّبِیُّ ﷺ کَانَ بِالْمَدِینَةِ رَجُلٌ	15
3:	أَوْصَى الْحَارِثُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ	16
4:	جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ ، فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ	16
5:	رَشَّ عَلٰى قَبْرِ ابْنِهِ اِبْرَاهِيمَ الْمَاءَ	17
6:	أَلَا أَبْعَثُكَ عَلٰى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ	17
7:	كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ	18
8:	لَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ أُخْرِجَ بِجَنَازَتِهِ	18
9:	أَتَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ	19
10:	إِنَّ رَجُلًا كَانَ يَأْتِي النَّبِيَّ ﷺ وَمَعَهُ ابْنٌ لَهُ	20
11:	مَنْ عَزَّى أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ فِي مُصِيْبَةٍ كَسَاهُ اللّٰهُ	21
12:	إِنَّ ابْنًا لِي قُبِضَ فَأْتِنَا	22
13:	إِنَّ الرُّوحَ إِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ	23
14:	اصْنَعُوا لِآلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا	24
15:	إِنِّي نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ	25
16:	لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ	25

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

17:	اسْتَأْذَنْتُ رَبِّیْ أَنْ أَسْتَغْفِرَ لِاُمِّیْ	26
18:	كَانَ يَخْرُجُ إِلَى الْبَقِيْعِ فَيُدْعُوْلَهُمْ	26
19:	يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ	27
20:	كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ	28
21:	لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ	28
22:	لَمَّا اشْتَكَى النَّبِيُّ ﷺ ذَكَرَتْ بَعْضُ نِسَائِهِ كَنِيسَةً	29
23:	صَارَتِ الْأَوْثَانُ الَّتِي كَانَتْ فِي قَوْمِ نُوحٍ	30
24:	نَهَى أَنْ يُّصَلَّى عَلَى الْجَنَائِزِ بَيْنَ الْقُبُوْرِ	31
25:	اَلْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِد	31
26:	اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ	31
27:	لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا	32
28:	إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ	32
29:	إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ	33
30:	دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِيهِ	34
31:	مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ	35
32:	إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ لَمْ تَقْضِهِ	35
33:	كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ	35
34:	إِنَّ اللّٰهَ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ	37
35:	بَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ	37
36:	إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا	38

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

37: إِنَّ أُمِّی مَاتَتْ أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا 39
38: إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ 40
39: إِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ 40
40: نَذَرَ الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَّنْحَرَ مِئَةَ بَدَنَةً 41

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

مراجع ومصادر

1: قرآن حکیم .

2: الـجامع الصحيح المسند ، للإمام محمد بن إسماعيل البخارى ، ومعه فتح الباری ، المكتبة السلفية ، دارالفكر ، بيروت .

3: الـجـامـع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذى ، تحقيق: الشيخ أحمد شاكر ، مطبعة مصطفى البابى الجلبى ، القاهرة ، 1398هـ .

4: السـنن لأبى داود سليمان بن الأشعث السجستانى (ت 275هـ) ، دار إحياء السنة النبوية ، القاهرة .

5: السـنن لعبد اللّٰه محمد بن يزيد القزوينى ، ابن ماجه (ت 273هـ) ، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقى ، مطبعة الحلبى ، القاهرة .

6: المسند للإمام أحمد بن حنبل ، المكتب الإسلامى ، بيروت ، 1398هـ .

7: السـنـن لأبـي عبـد الرحمٰن أحمد بن شعيب النسائى (ت 303هـ) ، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع ، الرياض .

8: سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانى ، طبعة مكتبة المعارف ، الرياض .

9: صحيح الجامع الصغير للألبانى ، طبعة المكتب الإسلامى .

10: صـحيـح مسـلـم للإمام مسلم بن الحجاج ، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقى ، دار إحياء التراث ، بيروت .

11: مـجـمـع الزوائد ومنبع الفوائد ، للحافظ نور الدين الهيثمى ، منشورات دار الكتاب العربى ، بيروت ، 1402هـ .

12: مشكوٰة الـمـصـابـيـح للتبريزى ، تحقيق نزار تميم وهيثم نزار تميم ، طبعة شركة دار الأرقم بن أبى الأرقم ، بيروت .